الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ

دار الافتاء والقضاء

2564586 فیکس 2560300-2560400 فون www.jamiabinoria.net ویب سائٹ darulifta@gmail.com ای میل

Name : Waqar Ahmad	Serial No : **20580**	MODE: **Regular**
Address : **Islamabad, Pakistan**	Date : **10/2/2013**	
Subject : **WIRASAT**	Contact No:	
Writer : لعل محمد	Email :	

Suppose Mr. A have no child, he adopted a child named Mr. B.
After his death, Mr. B transfers the property of Mr. A to his name. Now Mr. B (the adopted son of Mr. A) is the owner of the property of Mr. A. while wife or Mr. A is till alive and through her wish Mr. B got the owner ship of property of Mr. A. Now the brothers and nephews of Mr. A claiming that Mr. B got the property illegally. Are their claims are valid or not?

مسٹر A کا کوئی بیٹا نہیں ہے۔ اس نے مسٹر B کو اپنا متبنّٰی بنایا ہوا ہے۔ مسٹر A کی وفات کے بعد مسٹر B اس کی جائیداد اپنے نام منتقل کرتا ہے۔ اب مسٹر B، مسٹر A کی جائیداد کا مالک ہو جاتا ہے جبکہ مسٹر A کی بیوی ابھی تک زندہ ہے اور اسی کی خواہش پر مسٹر B نے مسٹر A کی جائیداد حاصل کی ہے۔ اب مسٹر A کے بھائی اور بھتیجے یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ مسٹر B نے غیر قانونی جائیداد حاصل کی ہے۔ کیا اُن کا دعویٰ صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

متبنّٰی اور لے پالک بیٹا حقیقی بیٹے کی طرح وارث نہیں ہوتا اسلئے صورت مسئولہ میں مسٹر B کا مسٹر A کی تمام جائیداد اپنے نام کروانا ناجائز اور غصب ہوا ہے اسلئے مسٹر B کو چاہیئے کہ مرحوم کی تمام جائیداد انکے حقیقی وارث بھائی وغیرہ کو لوٹا کر مواخذہ دنیوی واخروی سے سبکدوشی حاصل کرلے بصورت دیگر مرحوم کے بھائی اپنے حق کی وصولیابی کیلئے قانونی چارہ جوئی کے بھی مجاز ہیں۔

قال اللہ تعالیٰ: وما جعل ادعیاء کم ابناء کم ذالکم قولکم بافواھکم واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل (سورۃ الاحزاب آیۃ ٤)

وفی احکام القرآن تحت ھذہ الآیۃ: والحاصل ان الآیۃ نزلت رداً علی زعم الجاھلیۃ العرب فی تعدد القلبین لشخص واحد (المقول) کتحریم المرأۃ بلفظ الظھار وبعد الجعل الداعی کالابن الحقیقی فی المیراث واحکام الحرمات (٢٠٣٦ ص ٢٨٨) -

واللہ اعلم

لعل محمد عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ بنوریہ سائٹ

٥ رجب ١٤٣٥ھ

الجواب صحیح

محمد [illegible]

دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

٨ رجب ١٤٣٥ھ

الجواب صحیح

[illegible]

دار الافتاء
20580
١٤٣٥/٨/١٩ھ
[illegible]
18/6/014